مہمان نوازی

محمد بن عبد السلام

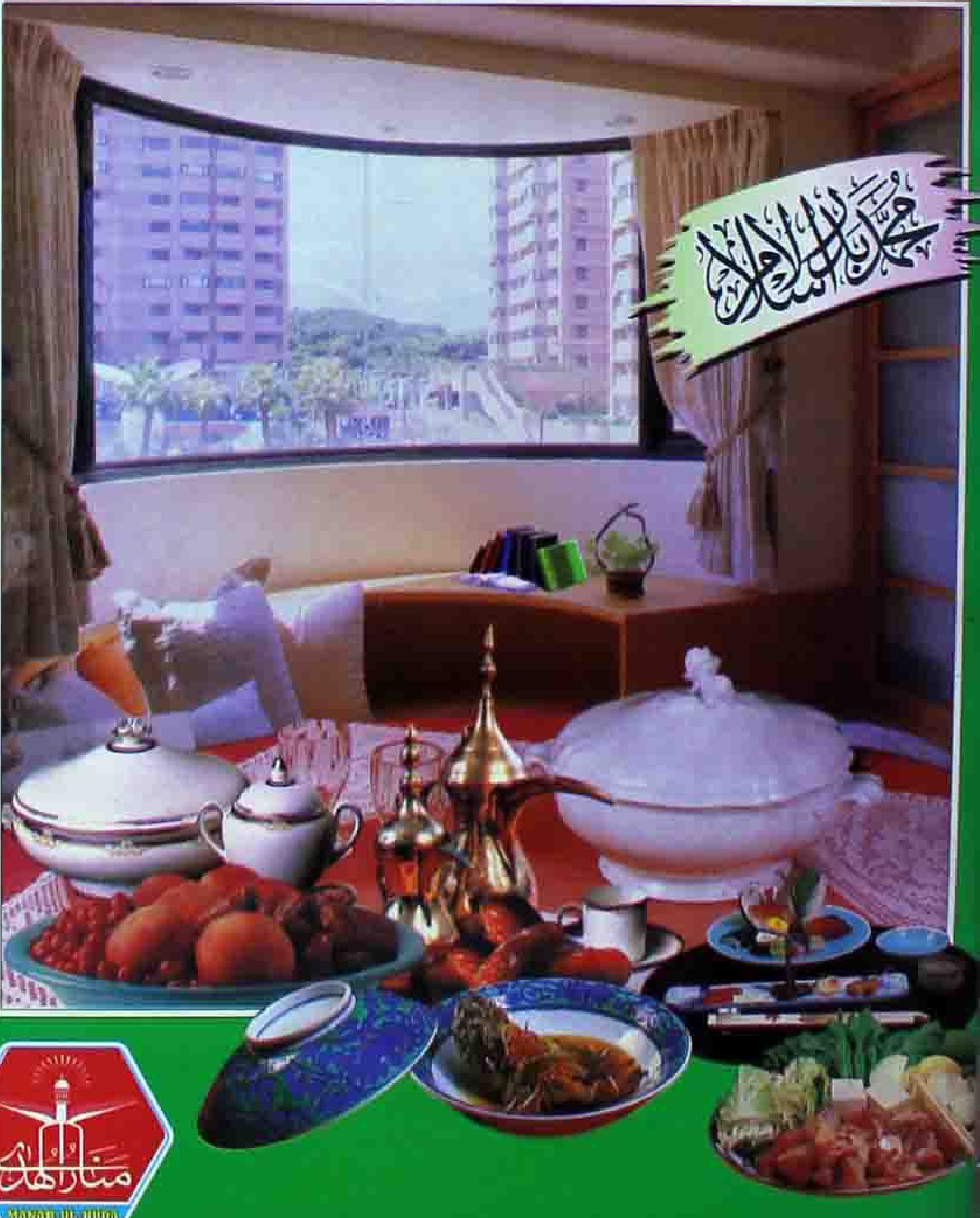

منار الھدیٰ

MANAR UL HUDA

الله

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

اے برادر دار مہمان را عزیز ـــ تا بیابی عزت از رحمان تو نیز

مہمان نوازی

محمد بن اسلم الاعوام

منارہ الہدیٰ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مہمان نوازی

تالیف : [illegible]

سلسلہ اخلاقیات نمبر : 1

ناشر : دار العلوم سلطانیہ ۔ جہلم

تعداد : 900

قیمت : -/40 روپے

فون : 092 - 541 - 610889 - 623811

ای۔میل : sultania786@hotmail.com

سٹاکسٹ : فرید بک سٹال ۔ اردو بازار لاہور

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

بلغ العلی بکماله

کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله

صلوا علیه وآله

Marfat.com

تقریظ

پروفیسر سیّد عبدالرحمٰن بخاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ○

گھر پر مہمان کا آنا ہمیشہ رحمت اور خیروبرکت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:

"جس گھر میں مہمان ہو، اس گھر کی طرف خیر و برکت اِس طرح دوڑتی ہے جیسے اُونٹ کی کوہان پر چھری بلکہ اس سے بھی تیز"۔

(سنن ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہمارے ہاں مہمان بنا کر بھیجتا ہے تو درحقیقت وہ اس سے ہمارا بھلا چاہتا ہے۔ یوں کہ وہ مہمان کی خدمت کو ہمارے لِئے نیکی، خیروبرکت اور افزائش رزق کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے اور مہمان کی دعاؤں کو ہمارے لِئے بخشش کا وسیلہ۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو لوگوں نے روتے ہوئے دیکھا تو سبب پوچھا، حضرت علی رضی اللہ نے جواب دیا:

"سات دِن سے کوئی مہمان نہیں آیا، مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہیں میری رُسوائی کا فیصلہ تو نہیں کرلیا"۔

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی مہمان

Marfat.com

نوازی کا تذکرہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں بڑی شان کے ساتھ کیا ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نے پوری زندگی کبھی دن یا رات کا کھانا مہمان کے بغیر نہیں کھایا۔ جب کھانے کا وقت ہوتا اور کوئی ساتھ کھانے والا نہ ہوتا تو آپ بسا اوقات میلوں تک کسی مہمان کی تلاش میں نکل جاتے۔ میرا خیال ہے کہ عربوں میں بالعموم اور قریش میں بالخصوص مہمان نوازی کی روایت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فیضان تھا۔

جبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ظہورِ اسلام کے وقت عربوں میں دنیا جہان کی ہر برائی موجود تھی مگر مہمان نوازی کی عادت اور ایسی ہی دیگر خوبیوں نے انہیں عذابِ الٰہی سے بچائے رکھا تاآنکہ حضور رحمۃ للعلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے انہیں اسلام کے دامن میں سمیٹ لیا اور اپنے حُسنِ تربیت سے انہیں عظمتِ کردار کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ خود حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہمان نوازی کا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ قرض لے کر مہمانوں کی ضیافت کرتے حتیٰ کہ وصال کے وقت بھی آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس قرض کے بدلے رہن تھی اور یہ قرض بھی آپ ﷺ نے مہمان نوازی کی خاطر لیا تھا۔

حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے اسی پاکیزہ طرزِ عمل اور اسوہَ حسنہ کی چھاپ ہمیں پورے اسلامی معاشرے اور ماحول پر نظر آتی ہے۔ صحابہ کرام، اہلِ بیتِ اطہار، اولیاء عظام اور عام مسلمان سبھی مہمان نوازی کو ایک سعادت سمجھتے اور اس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ مہمانوں کا استقبال کرتے، ان کے ہاتھ دھلاتے، ان کے ساتھ کھانا کھاتے، ان کی فرمائشیں

Marfat.com

پوری کرتے، اور جاتے وقت انہیں تحائف دیتے۔ سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی جب کوئی مہمان آتا تو استقبال کے لِئے کھڑے ہو جاتے۔ حضرت اِمام اعظم ابو حنیفہ رَحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ اپنے مہمان کے ہاتھ خود دھلاتے اور فرمایا کرتے: "یہ سنت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہے"۔ خلیفہ مامون الرشید کے ہاں ایک مہمان ٹھہرے رات کو وہ پانی پینے کے لئے اُٹھنے لگے تو خلیفہ نے انہیں روک دیا خود اُٹھ کر پانی پلایا اور کہا، مہمان کی خدمت کرنا ایک فضیلت ہے اور ایک رنگ تو مہمان نوازی کا ایسا بھی ہے جو صحابی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے ایثار کا لازوال مرقع بن کر چودہ سو سال سے قرآن کے صفحات میں جگمگا رہا ہے۔ وہ مہمان کو گھر لے کر گئے تو معلوم ہوا کہ صرف بچوں کے لِئے کھانے کا سامان ہے اور کچھ نہیں۔ مگر اُنہوں نے مہمان کو کھانا کھلایا اور خود سارا گھرانہ فاقہ سے رہا۔ رات کی یہ ضیافت نہ جانے اللہ تعالیٰ کو کِس قدر پسند آئی ہوگی کہ صبح ہونے سے پہلے ہی ان کا ایثار قرآن کی آیت بن کر اُتر چکا تھا اور دن چڑھے مدینہ منورہ کی ہر زبان پر اس کا چرچا تھا۔

دراصل بات یہ ہے کہ مہمان خود نہیں آتا اسے اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ اس لئے جتنی بھی اس کی خدمت اور تعظیم کی جائے مہمان کا حق ادا نہیں ہوتا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رَحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

"اگر دنیا جہان کی ساری نعمتیں لقمہ بنا کر مہمان کو کھلا دو تب بھی اس کا حق باقی رہے گا"۔

Marfat.com

جبھی تو انہوں نے اپنا طرزِ عمل یہ بنا لیا تھا کہ خود فرماتے ہیں:
"چالیس سال سے میں نے اپنے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ مہمانوں کے لئے کھانا طلب کیا اور خود کو ان کا طفیلی بنا لیا ہے"۔

سچ تو یہ ہے کہ مہمان آتے وقت خدا کی طرف سے اپنا رزق ہمراہ لے کر آتا ہے۔ اور جاتے وقت میزبان کو وسعتِ رزق کی خوشخبری دے کر جاتا ہے۔ اگر میزبان خوشدلی اور خندہ پیشانی سے مہمان کی خدمت کرے، اس کے آرام و راحت کا خیال رکھے اور خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا اور اس کا رزق بڑھا دیتا ہے۔ حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"مہمان سے زیادہ کوئی پسندیدہ نہیں کیونکہ اس کی روزی اللہ کے ذمّہ ہوتی ہے اور میزبان کو خدمت کا صلہ ملتا ہے"۔

مہمان کو کھانا پلانا اور اس کے آرام کا خیال رکھنا سب میزبان گھرانے کی طرف سے صدقہ بن جاتا ہے اور صدقہ انہیں پریشانیوں اور تکلیفوں سے بچاتا ہے۔ مہمان کی دلجوئی کرنا نیکی ہے اور اسے خوشی پہنچانا عبادت۔ یہ نیکی اور عبادت میزبان کے لئے برکتوں، سعادتوں اور نعمتوں کا ذخیرہ ہے۔ مہمان کی خدمت کرنا اس کی دعائیں سمیٹنے کا ایک ذریعہ ہے اور احادیثِ طیبہ کی رو سے خدا کے ہاں مقبول دعاؤں کی جو فہرست سامنے آتی ہے ان میں مہمان کی دعا میزبان کے حق میں بہت اُونچے درجے رہے۔

پھر یہی نہیں بلکہ مہمان کے ساتھ نیک برتاؤ خود میزبان کی اپنی اولاد اور گھر والوں کے لئے حُسنِ اخلاق کی عملی تربیت ہے۔ ایسی تربیت جس کے

Marfat.com

نقوش ان کے ذہنوں میں ہمیشہ کے لئے ثبت ہو جاتے اور نسل در نسل آگے چلتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اولاد کو سخاوت، عاجزی، خدمت اور حُسنِ اخلاق کی عملی تربیت دینے کا اس سے بہتر طریقہ شاید ہی کوئی اور ہو۔ سو دیکھئے بظاہر مہمان نوازی صرف ایک ہی عمل ہے مگر اس کے اندر سینکڑوں نیکیاں چھپی ہوئی ہیں اور اس کے فائدے ہزاروں ہیں اور پیشِ نظر کتاب میں انہی فوائد و ثمرات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ مہمان نوازی اس کتاب کا موضوع ہے اور اس میں قرآن، حدیث، فقہ، اخلاق اور تاریخ کی روشنی میں مہمان نوازی کے انمول زاویئے جگمگا رہے ہیں۔ کتاب کے مصنف صاحبزادہ محمّد بدرالاسلام صاحب حفظہ اللہ کے قلم سے قبل ازیں متعدد کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ اسلوبِ بیان شُستہ، سلیس اور رواں ہے۔ فکری مواد، تحقیقی معیار اور اصلاحی انداز کا خوبصورت امتزاج اس میں جھلک رہا ہے۔ دعا ہے کہ ربّ کریم صاحبزادہ صاحب کے علم و بیان میں مزید نکھار پیدا کرے اور انہیں دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیّد المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

والسلام

گدائے در حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)

سیّد عبدالرحمٰن بخاری

شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۵ - ۳ - ۲۰۰۲ء

Marfat.com

حرفِ چند

★—— صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

مہمان داری اور مہمان نوازی اِسلامی تہذیب اور مشرقی تمدّن کے آداب میں نُمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اہلِ مغرب اس روحانی لذّت اور مشرقی روایت سے محروم ہیں۔ اگر تو اِنسان محض مٹی کا مادھو ہے تو اِس سے کسی جذبہ واحساس کی توقع کرنا اور رشتہ و تعلق کی اُمید رکھنا عبث ہے اگر اِنسان فی الواقع دھڑکتے دل، اُمڈتے جذبات اور نازک احساسات کا پیکر ہے تو یقیناً قطع تعلق پر دوستداری کو ترجیح دے گا۔ اپنے آپ میں گم رہنے کی بجائے گرد وپیش سے ناطہ جوڑے گا، اجنبیت کے مقابلے میں اپنائیت کا رویہ اختیار کرے گا اور ہر ایک سے کٹ کر نہیں سب سے جڑ کر رہے گا۔ اسی کا نام سوسائٹی ہے اور یہی انسانی سطح پر جینے اور رہنے کا اسلوب ہے۔

اسلامی تہذیب جن خطوط پر استوار ہوئی ہے ان میں صلہ رحمی، یتیم پروری، مسکین نوازی، غریب دوستی اور مہمان داری ایسے اوصاف بنیادی تقاضے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے اور ساتھ ہی فرماتا ہے ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو وہ اپنا نام اور حوالہ درمیان میں لا کر اپنے بندوں کو انفاق، ایثار اور احسان کی تلقین کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ تم خرچ

بندوں پر کرو اور اس کا اجر مجھ سے مانگو۔

چنانچہ اسلامی تاریخ کے روشن نقوش آج بھی حوالے کے طور پر سامنے لائے جاتے ہیں کہ مسلمان سوسائٹیوں میں یتیم خانے، مسافر خانے اور مہمان خانے ہوتے تھے۔ دنیوی مفاد، نقد منافع اور ذاتی طمع سے بہت بلند ہو کر یتیموں کی کفالت کی جاتی تھی، مسافروں کو کھانے پینے کی سہولت فراہم کی جاتی تھی اور مہمانوں کی کھلے دل سے خاطر تواضع اور خدمت کی جاتی تھی، اسلام نے اپنے ماننے والوں کو بتایا کہ تمُہارے مال میں تمہارے بیوی بچوں کا حق ہے، رشتہ داروں کا حصہ ہے، پڑوسیوں، مسکینوں، یتیموں، مسافروں اور محروموں کا حصہ ہے، ان پر مال خرچ کرنے سے وہ کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں اسلامی تہذیب کا اثر زیادہ ہے وہاں انفاق و ایثار کے قابل رشک مظاہر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ صحیح اسلامی اسپرٹ رکھنے والے کما کر اتنا خوش نہیں ہوتے جتنا دوسروں کو کھلا کر خوش ہوتے ہیں۔

مہمان کو اسلام میں اللہ کی نعمت قرار دیا گیا ہے، ایک سچے مسلمان اور ایک مہذب انسان کی پہچان ہی یہ ہے کہ اس کا دستر خوان وسیع ہو اور مہمان کے لیے اس کا دل دسترخوان سے بھی زیادہ وسیع ہو یہ اسلامی و مشرقی تہذیب کے خصائص میں شامل ہے کہ گھر کے ساتھ ایک کمرہ خاص طور پر اسی لیے بنوایا جاتا ہے جسے ڈرائنگ روم، مہمان خانہ یا بیٹھک کہا جاتا ہے تاکہ کوئی مہمان آئے تو اسے زحمت نہ ہو اس کے بیٹھنے، رہنے، ٹھہرنے اور سونے کا معقول انتظام ہو۔

Marfat.com

حرفِ چند

★—— صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

مہمان داری اور مہمان نوازی اِسلامی تہذیب اور مشرقی تمدّن کے آداب میں نُمایاں حیثیت رکھتی ہے- اہلِ مغرب اس روحانی لذّت اور مشرقی روایت سے محروم ہیں- اگر تو اِنسان محض مٹی کا مادھو ہے تو اِس سے کسی جذبہ واحساس کی توقع کرنا اور رشتہ و تعلق کی اُمید رکھنا عبث ہے اگر اِنسان فی الواقع دھڑکتے دل، اُمڈتے جذبات اور نازک احساسات کا پیکر ہے تو یقیناً قطع تعلق پر دوستداری کو ترجیح دے گا- اپنے آپ میں گم رہنے کی بجائے گرد وپیش سے ناطہ جوڑے گا، اجنبیت کے مقابلے میں اپنائیت کا رویہ اختیار کرے گا اور ہر ایک سے کٹ کر نہیں سب سے جڑ کر رہے گا- اسی کا نام سوسائٹی ہے اور یہی انسانی سطح پر جینے اور رہنے کا اسلوب ہے-

اسلامی تہذیب جن خطوط پر استوار ہوئی ہے ان میں صلہ رحمی، یتیم پروری، مسکین نوازی، غریب دوستی اور مہمان داری ایسے اوصاف بنیادی تقاضے ہیں-

اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے اور ساتھ ہی فرماتا ہے ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو وہ اپنا نام اور حوالہ درمیان میں لا کر اپنے بندوں کو انفاق، ایثار اور احسان کی تلقین کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ تم خرچ

Marfat.com

بندوں پر کرو اور اس کا اجر مجھ سے مانگو۔

چنانچہ اسلامی تاریخ کے روشن نقوش آج بھی حوالے کے طور پر سامنے لائے جاتے ہیں کہ مسلمان سوسائٹیوں میں یتیم خانے، مسافر خانے اور مہمان خانے ہوتے تھے۔ دنیوی مفاد، نقد منافع اور ذاتی طمع سے بہت بلند ہو کر یتیموں کی کفالت کی جاتی تھی، مسافروں کو کھانے پینے کی سہولت فراہم کی جاتی تھی اور مہمانوں کی کھلے دل سے خاطر تواضع اور خدمت کی جاتی تھی، اسلام نے اپنے ماننے والوں کو بتایا کہ تُمہارے مال میں تمہارے بیوی بچوں کا حق ہے، رشتہ داروں کا حصہ ہے، پڑوسیوں، مسکینوں، یتیموں، مسافروں اور محروموں کا حصہ ہے، ان پر مال خرچ کرنے سے وہ کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں اسلامی تہذیب کا اثر زیادہ ہے وہاں انفاق و ایثار کے قابل رشک مظاہر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ صحیح اسلامی اسپرٹ رکھنے والے کما کر اتنا خوش نہیں ہوتے جتنا دوسروں کو کھلا کر خوش ہوتے ہیں۔

مہمان کو اسلام میں اللہ کی نعمت قرار دیا گیا ہے، ایک سچے مسلمان اور ایک مہذب انسان کی پہچان ہی یہ ہے کہ اس کا دستر خوان وسیع ہو اور مہمان کے لیے اس کا دل دسترخوان سے بھی زیادہ وسیع ہو یہ اسلامی و مشرقی تہذیب کے خصائص میں شامل ہے کہ گھر کے ساتھ ایک کمرہ خاص طور پر اسی لیے بنوایا جاتا ہے جسے ڈرائنگ روم، مہمان خانہ یا بیٹھک کہا جاتا ہے تاکہ کوئی مہمان آئے تو اسے زحمت نہ ہو اس کے بیٹھنے، رہنے، ٹھہرنے اور سونے کا معقول انتظام ہو۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان داری کے معاملہ میں نہ صرف واضح اور مقدّس ارشادات سے اُمت کو نوازا ہے بلکہ طرزِ عمل سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مہمان نوازی اسلامی اوصاف میں سے بہت اہم وصف ہے، احادیث اور سیرت کی کتابوں میں نظر آتا ہے کہ آپ ﷺ کے ہاں کوئی مہمان آ جاتا تو چہرہَ اقدس کی بشاشت قابلِ دید ہوتی، بنفس نفیس مہمان کی خاطر داری فرماتے، مہمن کے ہاتھ دھلاتے، اس کا بستر بچھاتے، اس کے لئے خود کھانا لاتے، اُس کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال فرماتے اور مقدور بھر مہمان کی آسائش کا اہتمام فرماتے۔

البتہ مہمان داری کا انداز تکلف آمیز نہیں ہونا چاہئے، تاکہ نہ میزبان بوجھ سمجھے اور نہ مہمان تنگی محسوس کرے، میزبان کو جو میسّر ہو سامنے رکھ دے اور مہمان کے سامنے جو آئے خوش دلی سے کھالے۔ تکلف کرنے سے رسم تو ادا ہو جاتی ہے رشتہِ اُلفت استوار نہیں ہوتا، بہرکیف یہ ساری باتیں آپ کو عزیز گرامی صاجزادہ محمّد بدرالاسلام صاحب کی زیرِ نظر کتاب میں مل جائیں گی۔ جو اُنھوں نے خاص طور پر اسی موضوع کو منتخب کرکے ترتیب دی ہے۔ بدرالاسلام صاحب نے بڑی محنت، عرق ریزی اور محبت سے اس موضوع سے متعلق حوالے ڈھونڈے ہیں اور مواد جمع کیا ہے، ایسے موضوعات کو سہل انداز اور آسان پیرائے میں عنوان بدل بدل کر ضرور سامنے لانا چاہئے، تاکہ لوگوں کو اسلامی تعلیمات اور دینی معاشرت سے آگاہی ملتی رہے وقت کی تیز رفتاری اور تہذیب حاضر کی گرم بازاری ہم سے ہماری قدریں چھین رہی ہے اور ہر چیز کو کاروباری زاویئے سے دیکھنے کا عادی بنا رہی

Marfat.com

ہے جس سے صلہ رحمی کے جذبات، دوستانہ احساسات اور ایثار و اتفاق کے واقعات میں کمی آتی جا رہی ہے۔

مہمان نوازی جیسے موضوعات علمی و فنی موضوعات نہیں جن کا مقصد دادِ تحقیق دینا ہو بلکہ یہ نقطہ خالصتاً عملی و اخلاقی موضوع ہے جس کا حاصل ان روشن اقدار کی نشاندہی، خوشگوار روایات کا احیاء اور ایمان افروز جذبۂ ایثار کا فروغ ہے، جس سے انسان انسان بنتا ہے اور تمدّن انسانی تمدّن، اگر ہر شخص اپنے لِئے جینا شروع کر دے تو ممکن ہے فرد زندہ رہ جائے لیکن یہ یقین ہے کہ اس سے سوسائٹی مر جائے گی اور اجتماعیت فنا ہو جائے گی۔

صاحبزادہ محمّد بدرالاسلام کے لِئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں کہ اُنہوں نے قلم پکڑنے کا ارادہ کیا ہے خدا اُن کا شوق سلامت رکھے اور ذوق فراواں کرے قلم و قرطاس ہی ہمارے دین کی اساس ہے۔ میں ان سطور کے ذریعے دینی حلقوں سے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ وہ اپنے لِئے ایسے ہی موضوعات منتخب کریں جو اصلاح معاشرت تکمیل اخلاق اور تعمیر سیرت کے لِئے معاون ثابت ہوں۔ مناظرانہ باتوں سے جتنا پرہیز کیا جائے گا مؤمنانہ عادتوں کا اتنا ہی فروغ ہو گا۔ فاضل مؤلف نے قرآن و حدیث اور سیرت طیبہ اور روایاتِ عرب سے استفادہ کرکے مہمان نوازی کے موضوع پر یہ خوبصورت گلدستہ تیار کیا ہے، مجھے اُمید ہے ان کی محنت انشاء اللہ ثمر بار پائے گی۔

صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

Marfat.com

اپنی بات

اِنسان کی عزّت و عظمت، راحت، سکون اور طمانیت کا دارومدار مکارمِ اخلاق پر ہے جن کی تعلیم معلم اخلاق صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے دی، یہی زیور ہے جس سے اِنسان کا وہ حُسن و جمال ظاہر ہوتا ہے جو اس کی تقویم میں موجود ہے، جب اِنسان حُسنِ اخلاق سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ ہر قسم کے حُسن و جمال سے محروم ہو جاتا ہے، بدقسمتی سے اس دور میں ہم اسی محرومی کا شکار ہیں نتیجتاً ہماری زندگی کے کسی شعبہ میں حُسن باقی نہیں رہا۔

نہ عزّت رہی نہ عظمت، نہ رعب و دبدبہ، صرف قومی سطح پر ہی ہم پریشانیوں میں مبتلا نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہمیں سکون و اِطمینان میسّر نہیں، ہر گھر میں بے چینی اور بدامنی ہے اس کی وجہ صرف اور صرف اسلام سے دوری ہی ہے۔ اسلام ہمیں اچھی عادات، عمدہ خصائل اور آداب و تہذیب کی تعلیم دیتا ہے کوئی بات ایسی نہ چھوڑی جس کا طرز و طریقہ ہمیں بتایا نہ ہو، کوئی ادب و تہذیب ایسا نہیں جس کی تعلیم ہمیں نہ دی گئی ہو۔

اسلامی آداب اِنسان کے لِئے تاج جیسی اہمیت رکھتے ہیں۔

اَدب تاجیست از لُطف الٰہی
بنہ برسر برو ہر جاکہ خواہی

Marfat.com

از خُدا خواہم توفیقِ اَدب

بے ادب محروم گشت از فضل ربّ

مہمانوں کی خاطر تواضع بھی اخلاقِ حسنہ میں داخل ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے۔ مہمان نوازی کے بارے میں اِرشاداتِ نبویہ کثیر تعداد میں وارد ہیں جن میں مہمان نوازی کی ترغیب دلائی گئی ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ مہمان نوازی خیر ہے اور جو مہمان نواز نہیں اس میں بھلائی نہیں۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر یہ کتابچہ مرتب کرنے کی سعادت حصّہ میں آئی۔ اللہ رحیم و کریم اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور میرے لِئے اسے اصلاح کا ذریعہ اور توشۂ آخرت بنائے۔

مُحمّد بدر الاسلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاشرتی زندگی میں ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانا پڑتا ہے، کبھی کسی کا پیغام لے کر، کبھی خود اپنے کام سے اور کبھی کسی کی ملاقات کے لِئے

جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے، تھوڑی دیر کیلئے یا زیادہ دیر کیلئے یا کچھ دنوں کیلئے، بہرصورت وہ مہمان ہے اور گھر کا مالک اس کا میزبان ہے۔ اسلام میں مہمان اور میزبان دونوں کے ایک دُوسرے کیلئے حقوق ہیں۔ مہمان کی خاطر و مدارات کرنا میزبانی کہلاتا ہے اور مہمان نوازی بھی۔

اسلام نے مہمان نوازی کی ترغیب دلائی ہے اور یہ اخلاق حسنہ میں داخل ہے اور میزبانی نہ کرنا بدخلقی و بے مروّتی اور باعثِ شقاوت ہے، مہمان سے مُراد ہر ایک مسافر ہے جو اسکے پاس آئے خواہ اس کی پہچان ہو یا نہ ہو۔

اہلِ عرب کی میزبانی ضرب المثل ہے، عرب میں اب تک یہ قاعدہ باقی ہے کہ جو مسافر ان کے ہاں آئے اس کی خاطر کرتے ہیں، اس کے ہاتھ، پاؤں دھلاتے اور اس کو کھانا کھلاتے ہیں، یہ کام ان کے ہاں ایسا ضروری ہے کہ اگر کوئی مہمان کی میزبانی نہ کرے تو وہ خاندان (قبیلہ) سے نکال دیا جاتا ہے، اور وہ شخص شرم کے مارے مُنہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔ اسی مناسبت سے ’’اہلِ عرب کی میزبانی عہدِ جاہلیت میں‘‘ کے بارے میں چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اہلِ عرب کی میزبانی

★ جزیرۂ عرب کا اکثر حصہ لق ودق صحراؤں اور ریگستانوں پر مشتمل تھا، بارش بھی بہت کم مقدار میں برستی تھی معیشت کے دیگر ذرائع کا بھی فقدان تھا، اس لئے اہلِ عرب کی معاشی حالت اس وقت بڑی ناگفتہ بہ تھی، لیکن غربت و ناداری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی، سخاوت و فیاضی کی جو صفت ان کو مرحمت فرمائی تھی اس کی تفصیلات پڑھ کر انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔

✿ اہلِ عرب کا یہ دستور تھا کہ رات کو اونچے ٹیلوں پر آگ روشن کر دیتے تاکہ اگر رات کے وقت کسی مسافر کا وہاں سے گزر ہو تو وہ اس آگ کو دیکھ کر ان صحرانشین بدوؤں کے خیموں تک پہنچ سکے اور جب کوئی بھٹکا ہوا مسافر آدھی رات کے وقت ان کے ہاں پہنچ جاتا تو اس کی خاطر و مدارت کی وہ حد کر دیتے۔

★ وہ صرف اونچی جگہوں پر آگ ہی نہیں جلایا کرتے تھے بلکہ اس خیال سے کہ شاید رات کا مسافر بینائی سے محروم ہو اور وہ آگ کو نہ دیکھ سکے اس لئے وہ خوشبودار بخور آگ پر چھڑک دیتے جس کی خوشبو دور دور تک پھیل جایا کرتی تھی اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اندھا مسافر اگر آگ کو دیکھنے سے قاصر ہے تو خوشبو سونگھ کر ہی ان کے پاس پہنچ جائے۔

◆ اس کے علاوہ وہ کتے پالا کرتے تھے اپنے ریوڑوں کی حفاظت کے علاوہ ان

Marfat.com

کتوں کے پالنے کا یہ مقصد بھی تھا کہ وہ رات کے سناٹے میں بھونکیں ان کی آواز دُور دُور تک پہنچے گی اور رات کے صحرا نورد مسافران کے خیموں تک بآسانی پہنچ جائیں گے۔

ایک شاعر اپنے کتے کے بارے میں اپنے بیٹے کو وصیت کرتا ہے۔

"اوصیک خیرا بہ فان لہ
خلائقا لا ازال احمدھا
یدل ضیفی علی فی غسق اللیل
اذا النار نام موقدھا"

ترجمہ : اے بیٹے، میں تجھے اس کتے کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ تم اسکے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا کیونکہ اس میں ایسی خوبیاں ہیں جن کو میں بہت پسند کرتا ہوں یہ رات کی تاریکی میں میرے مہمان کو اس وقت میرے پاس لے آتا ہے جب آگ کے جلانے والا سو جایا کرتا ہے۔

(بلوغ الارب جلد اوّل - ص ۷۰ - بحوالہ ضیاء النبی ﷺ)

★ عرب میں ایسے ایسے عدیم المثال، عظیم المرتبت فیاض گزرے ہیں جن کی فیاضی اور سخاوت کے باعث تاریخ ان کو ہمیشہ یاد کرنے پر مجبور ہے اس طویل فہرست میں سے چند مشہور سخیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) حاتم طائی (۲) کعب بن مار الایادی (۳) اوس بن حارثہ الطائی
(۴) ہوم بن سنان (۵) عبداللہ بن عان التیمی وغیرہ

ان کے نام کرم و سخا میں ضرب الامثال کے طور پر لیے جاتے ہیں ماویہ حاتم طائی کی بیوی نے اس کی سخاوت کا واقعہ بیان کیا۔

★ "ایک مرتبہ شدید قحط پڑا یہاں تک کہ بھوک سے سارے جانور ہلاک

Marfat.com

ہو گئے ایک رات ہم سخت بھوکے تھے۔ بچے بھی بھوک کی شدت کے باعث رو رہے تھے حاتم نے اپنے بیٹے عدی کو بہلانا شروع کیا اور میں نے سفانہ بیٹی کو بہلانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ سو گئے پھر حاتم نے باتوں سے میری دلجوئی کرنی شروع کی تاکہ میں بھی سو جاؤں، مجھے اس کی حالت زار پر رحم آیا میں نے یوں ظاہر کیا گویا میں سو گئی اس نے بار بار پوچھا کیا تم سو گئی ہو میں نے جواب نہ دیا تاکہ اسے میرے سو جانے کا یقین ہو جائے۔ حاتم خاموش ہو گیا۔ اس نے خیمہ کے باہر نظر دوڑائی اس نے دیکھا کوئی چیز قریب آ رہی ہے۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک عورت تھی جو یہ کہہ رہی تھی اے سفانہ کے باپ! میں بھوک سے بلکتے ہوئے معصوم بچوں کے پاس سے آئی ہوں حاتم نے کہا جاؤ ان بچوں کو لے آؤ بخدا میں ان کو پیٹ بھر کر کھلاؤں گا میں اٹھ بیٹھی میں نے کہا حاتم، یہ تم نے کیا کہا ہے ان بچوں کو کیا کھلاؤ گے تمہارے اپنے بچے بھوک کے مارے روتے روتے سو گئے، وہ خاموشی سے اٹھا اپنے گھوڑے کے پاس گیا اسے ذبح کر ڈالا پھر آگ جلائی پھر اس پر گھوڑے کے گوشت کو بھونا اور اس عورت کو کہا اپنے بچوں کو خوب کھلاؤ اور خود بھی کھاؤ اور مجھے کہا تم بھی اپنے بچوں کو جگاؤ میں نے انہیں نہیں جگایا، اس نے کہا بخدا یہ خست اور کمینگی کی انتہا ہے کہ تم لوگ کھاؤ اور میرے قبیلے والے بھوکے رہیں۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلہ کے ہر گھر میں گیا اور ان کو دعوت دی کہ جہاں آگ جل رہی ہے وہاں آئیں اور ضیافت میں شامل ہوں سب جمع ہو گئے سب نے پیٹ بھر کر کھایا حاتم اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ کر ایک طرف بیٹھ گیا تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن حاتم نے ایک لقمہ بھی اپنے منہ

Marfat.com

میں نہ ڈالا۔

★ اس سے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جو حاتم کی موت کے بعد رونما ہوا محرز جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ روایت کرتے ہیں قبیلہ عبدالقیس کا ایک گروہ حاتم کی قبر کے پاس سے گزرا اس کے نزدیک انہوں نے رات بسر کرنے کے لئے پڑاؤ کیا ان میں سے ایک آدمی جس کا نام ابوالخیری تھا اُٹھا اور اس نے آکر حاتم کی قبر کو لاتیں مارنا شروع کر دیں اور کہا ہم تیرے مہمان ہیں ہماری مہمان نوازی کرو کسی نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی تم مرے ہوئے شخص سے ایسی باتیں کر رہے ہو اس نے کہا بنی طے کہتے ہیں اب بھی اگر کوئی شخص حاتم کی قبر کے پاس جائے اور رات وہاں بسر کرے تو وہ مہمان نوازی کرتا ہے چنانچہ رات ہوگئی سب سو گئے آدمی رات کے وقت ابوالخیری گھبرایا ہوا اُٹھا وہ کہہ رہا تھا واراحلتاہ واراحلتاہ ہائے میری سواری! ہائے میری سواری! لوگوں نے کہا تجھے کیا ہو گیا اس نے بتایا میں نے حاتم کو خواب میں دیکھا اس نے اپنی تلوار سے میری اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالی ہیں میں سب کچھ دیکھ رہا تھا، حاتم نے چند شعر کہے جو مجھے یاد ہیں۔

ابا الخیری وانت امرو
ظلوم العشیرۃ شتامہا

ابوالخیری تم ایسے آدمی ہو جس نے قبیلہ پر ظلم کیا ہے اور اسے برا بھلا کہا ہے۔

اتیت بصحبک تبغی القری
لدی حفرۃ قد صدت ھامھا

Marfat.com

تم اپنے اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک ایسے گڑھے پر مہمانی طلب کرنے کے لئے آئے ہو جس میں مدفون شخص کی کھوپڑی گل گئی ہے۔

اتبغی لی الذم عند المبیت

وحولک طی وانعامها

کیا تو رات کے وقت میرے لیے مذمت کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ تیرے ارد گرد بنی طے قبیلہ آباد ہے اور اس کے اونٹ بھی موجود ہیں۔

فانا لنشبع اضیافنا

وناتی المطی فنصیتامها

ہم اپنے مہمانوں کو سیر کرتے ہیں اور اپنی اونٹنیوں کو دیر کے بعد دوہتے ہیں۔

ہم اٹھے اس شخص کی اونٹنی کے پاس گئے تو اس کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا چنانچہ ہم نے اس کو ذبح کیا اور اس کا گوشت خوب پیٹ بھر کر کھایا لوگوں نے کہا حاتم نے زندگی اور موت میں ہماری ضیافت کی ہے اور اس آدمی کو جس کی اونٹنی ذبح کی گئی تھی اسے پیچھے سوار کر لیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے راستہ میں انہیں ایک شتر سوار ملا اس کے ہاتھ میں ایک دُوسرے اونٹ کی نکیل تھی اس نے پوچھا تم میں ابوالخیری کون ہے؟ اس آدمی نے کہا میں ہوں یہ اس نے کہا یہ اونٹ پکڑ لو میں حاتم کا بیٹا عدی ہوں وہ مجھے خواب میں ملا اور اس نے کہا کہ اس نے تمہاری اونٹنی ذبح کر کے تمہاری ضیافت کی ہے مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری سواری کے لیے اونٹ پہنچا دوں چنانچہ اس نے اونٹ کی نکیل اس کو تھما دی اور خود چلا گیا۔

بلوغ الارب جلد ا۔ ص ۷۴-۷۵

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور میزبانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ابو الضیفان (مہمانوں کا باپ) تھا، آپ کے مکان کے چار دروازے تھے ان سے دیکھتے رہتے کہ کس دروازے سے کوئی آنے والے ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

قرآن حکیم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ذکر فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ (۱۲) مہمان تھے انہیں میں حضرت جرائیل و مکائیل اور زفائیل علیہم السلام تھے یہ فرشتے ہیں انہیں ضیف اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ مہمانوں کی وضع میں آئے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں مہمانی پیش کی یا اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گمان میں وہ مہمان تھے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ آنے والے مہمانوں کی تعظیم کیجئے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ بھنی ہوئی بکری تیار فرمایئے پھر وحی آئی کہ مہمانوں کی تعظیم کیجئے آپ نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا پھر وحی آئی کہ مہمانوں کی تعظیم کیجئے آپ حیران ہوئے پھر سمجھے کہ مہمان کا اکرام کثرتِ طعام سے نہیں بلکہ ان کی تعظیم یہ ہے کہ ان کی خدمت خود کروں۔

Marfat.com

چنانچہ ان کی خدمت کے لِئے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر وحی آئی کہ اب آپ نے مہمانوں کی تعظیم کی ہے۔

(فیوض الرحمان)

گویا اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مہمانوں کے حقوق وفرائض سکھائے کہ جب تُمہارے پاس مہمان آئے تو اس کی میزبانی کس طرح کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ سورۃ الذاریات میں اور لوط علیہ السلام کا واقعہ سورۃ الحجر میں مذکور ہے ان آیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے جو ذمہ داریاں مہمان و میزبان پر عائد ہوتی ہیں وہ یہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) جب مہمان میزبان کے پاس آئے تو سلام کرنا چاہئے اور میزبان کو سلام کا جواب دینا چاہئے۔

(۲) میزبان مہمان کے لِئے کھانے پینے کا فوراً انتظام کرے کیونکہ ممکن ہے مہمان کو کھانے پینے کی ضرورت ہو۔

(۳) میزبان اپنی استطاعت کے مطابق بہترین کھانا پیش کرے۔

(۴) میزبان کو چاہئے کہ مہمان کے آرام کرنے کا بھی انتظام کرے، تاکہ مہمان کو تکلیف نہ ہو۔

(۵) میزبان کو کچھ دیر کے لِئے مہمانوں سے الگ رہنا چاہئے تاکہ وہ آرام کرلیں۔

(٦) میزبان مہمان کے کھانے سے خوش ہو نہ کہ غمگین، کیونکہ یہ سخاوت کے منافی ہے۔

Marfat.com

(۷) میزبان اپنے مہمان کی عزت کا بھی خیال رکھے تاکہ کوئی آدمی مہمان کی توہین یا بے عزتی نہ کرے۔

(۸) اگر مہمان کسی وجہ سے کھانا نہ کھائے تو مہذب اور شائستہ طریقہ پر اپنے نہ کھانے کی وجہ بیان کر دے تاکہ میزبان مطمئن ہو جائے اور دل میں بدگمانی پیدا نہ ہو۔

(۹) میزبان مہمان کو کھانے کا حکم نہ دے بلکہ مہذب قسم کے الفاظ استعمال کرے گا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور میزبانی

★ حضور رحمت دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جب معزز مہمان آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس ان کی خاطر داری فرماتے، فیاضی میں کافر و مسلمان کا امتیاز نہ تھا، مشرک، کافر اور غیر مسلم بھی آپ کے مہمان ہوتے تو آپ یکساں ان کی مہمان نوازی فرماتے۔

★ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مہمان کو اپنے دستر خواں سے کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے اور کھایئے اور کھایئے" اور جب مہمان خوب آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصرار سے رکتے۔ (ترمذی)

★ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک کافر مہمان آیا اس کے لِئے بکری کا دودھ لایا گیا وہ سارے کا سارا پی گیا اس کے بعد دُوسری بکری پھر تیسری بکری حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا مگر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا بُرا نہ منایا، اس نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گیا، رات کو بستر پر پاخانہ کر دیا شرم کے مارے صبح اُٹھتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت لِئے بغیر نکل گیا راستے میں پہنچا تو اسے خیال آیا کہ میں اپنی تلوار بھول آیا ہوں جب تلوار لینے کے لِئے واپس گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ اِمام الانبیاء حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی غلاظت کو خود صاف فرما رہے ہیں۔ اس عادت

Marfat.com

کریمہ کو دیکھ کر اس سے رہا نہ گیا فورا کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

(شعب الایمان)

★ ایک دفعہ ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد اسے بار بار فرمایا اشرب اشرب اور پیو اور پیو یہاں تک کہ اس شخص نے پی کر عرض کیا قسم ہے اس خدائے بزرگ و برتر کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب اور گنجائش نہیں ہے۔

(بخاری، مدارج النبوۃ)

★ کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اگر اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپ ہی اٹھتے، کیونکہ بعض آدمی دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دُوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اُٹھ جاتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بے تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے رہتے۔

(زاد المعاد، مشکوۃ)

★ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک کافر مہمان آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دھو وہ دوھا گیا اور اس نے پی لیا پھر دُوسری بکری کا دودھ دوھا گیا پھر تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ اس کو پلایا گیا۔ (ترمذی)

صحابہ کرام کا وصفِ مہمان نوازی

ایمان افروز و سبق آموز واقعہ :

★ مہمان نوازی اہلِ عرب کے محاسن کا نہات اہم جزو تھی اور اسلام نے اس کو اور بھی نمایاں کر دیا تھا صحابہ کرام کی زندگی میں مہمان نوازی کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں- سن اٹھارہ (۱۸) ہجری، حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدید قحط پڑا، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں سرکاری طور پر کھانا پکوا کر تمام ضرورت مند لوگوں کو کھلانے کا اہتمام کیا اور اس انتظام کی نگرانی بنفس نفیس فرماتے، اسی دوران آپ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آپ نے اس کو فرمایا بندۂ خدا ! دائیں ہاتھ سے کھا، اس نے جواب دیا "بندۂ خدا وہ مشغول ہے" آپ آگے چلے گئے، جب دوبارہ وہاں سے گزرے تو پھر دیکھا کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے آپ نے پھر اس کو فرمایا، دائیں ہاتھ سے کھا- "بندۂ خدا مشغول ہے" اس نے تین مرتبہ یہی جواب دیا- آپ نے پوچھا کہ کس کام میں مشغول ہے؟ اس نے جواب دیا (داہنا ہاتھ) موتہ کی لڑائی میں کام آ گیا، روانی کہتے ہیں کہ یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور رونے لگے اس سے پوچھنے لگے تمہیں وضو کون کراتا ہے؟

تمہارا سر کون دھوتا ہے؟ کپڑے کون دھوتا ہے؟ فلاں اور فلاں کام کون کرتا ہے؟ پھر آپ نے اس کے لِئے ملازم منگوایا اور اسے ایک سواری دلوائی' اور دُوسرے سامانِ ضرورت دلوائے۔ یہاں تک کہ اس آدمی کے ساتھ آپ کا انتہائی مشفقانہ سلوک اور مسلمانوں کی بہبود کے لِئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اہتمام دیکھ کر صحابہ بلند آواز سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے۔ (کتاب الآثار)

★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سنگلاخ زمین کی طرف گیا' جب ہم اُونچے مقامات کی طرف پہنچے توہم نے دیکھا کہ ایک جگہ آگ جل رہی تھی آپ نے فرمایا اے اسلم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسافر سوار ہیں جو رات اور سردی کی وجہ سے یہاں ٹھہر گئے ہیں۔ آؤ ہم وہاں جائیں "چنانچہ ہم تیز قدم چل کر وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت کے ساتھ کچھ بچے ہیں اور ایک ہانڈی آگ پر چڑھی ہوئی ہے اور اس کے بچے بلک رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا "اے روشنی والو! السلام علیکم" آپ نے اصحاب النار کہنا پسند نہیں کیا۔ "وہ بولی وعلیکم السلام آپ نے فرمایا کیا ہم قریب آسکتے ہیں؟ اس پر وہ بولی "اگر شرافت کے ساتھ آنا چاہتے ہو تو آ جاؤ اس پر قریب آ کر آپ نے دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ بولی رات اور سردی نے ہمیں یہاں روک لیا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ بچے کیوں بلک رہے ہیں؟ وہ بولی بھوک سے پریشان ہیں آپ نے پوچھا ہنڈیا میں کیا چیز ہے؟ وہ بولی پانی ہے جس کے ذریعے میں انہیں خاموش کر رہی

Marfat.com

ہوں۔ تاکہ وہ سو جائیں، بہرحال اللہ تعالیٰ ہی ہمارے اور عمر کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

آپ نے فرمایا "اللہ تم پر رحم کرے، عمر کو تمہاری حالت کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ وہ بولی وہ ہم پر حکومت کرتا ہے اور ہمارے حال سے غافل ہے"۔ اس کے بعد آپ اپنے غلام کے ہمراہ واپس تشریف لائے اور آٹے کے گودام سے ایک آٹے کی بوری اور ایک چربی کا کپہ بہ نفسِ نفیس اپنی پیٹھ پر لاد کر ان کے پاس لائے، اور اپنے ہاتھوں سے کھانا تیار کرکے انہیں کھلایا، بچوں کے سونے تک وہیں تشریف فرما رہے جب وہ سو گئے تو آپ اپنے غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ واپس تشریف لائے۔

تاریخِ طبری

عہدِ فاروقی میں مہمان خانوں کی تعمیر

★ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اکثر شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے، جہاں مسافروں کو بیت المال کی طرف سے کھانا ملتا تھا۔

★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سٹور یا لنگر خانہ بنوایا جس میں آٹا، جو، کھجور، پنیر اور دیگر ضروریات کی چیزیں رکھوائیں جس سے آپ مسافروں اور بھٹکوں کی امداد فرمایا کرتے تھے، علاوہ ازیں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیانی رستے میں سرائیں بنوائیں، جہاں مسافر آکر آرام کرتے تھے۔

دارالخلافہ کا لنگر خانہ عام تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں جاتے تھے اور لوگوں کو اپنے ہاتھ سے کھلاتے تھے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک قاصد دربار خلافت میں آیا تو اس نے دیکھا کہ امیر المومنین ہاتھ میں عصا لے کر لوگوں کو خود کھانا کھلا رہے ہیں۔

(تاریخِ طبری)

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نمازِ عشاء کے بعد پھر پھر کر مسجد میں ہر شخص کا چہرہ دیکھتے اور پوچھتے کہ کھانا کھایا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص بھوکا ہوتا تو اس کو گھر لا کر کھانا کھلاتے۔ (طبقاتِ ابن سعد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میزبانی

صحابہ کرام کو میزبانی کا عمل بے حد پسند تھا ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے علی تمہیں کونسے عمل پسند ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

صیام الصیف وطعام الضیف

گرمیوں کے روزے رکھنا اور مہمانوں کی ضیافت کرنا۔

(پسندیدہ عمل ہیں) (شعب الایمان)

بے مثال مہمان نواز :

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا شمار درویش و مجذوب صحابہ میں ہوتا ہے، وصال نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد دیارِ حبیب سے کوچ کر گئے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔

رحمہ اللہ ابا ذر یمشی وحدہ وسیموت وحدہ

Marfat.com

ویبعث وحدہ

اللہ تعالیٰ ابو ذر پر رحم فرمائیں اکیلا چلتا ہے اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی اُٹھایا جائے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے کُوچ کے بعد ربذہ (ذات عرق سے جو سڑک مکہ معظمہ کو گئی تھی، ٹھیک اس کے کنارے میں ایک مختصر گاؤں آباد تھا)۔

میں خیمہ زن ہو گئے، اور وہیں بقیہ لمحاتِ زندگی گزارے جب آپ کا وقتِ وصال قریب آیا اور آپ بستر مرگ پر تھے تو آپ نے اپنی صاجزادی کو پکارا اور فرمایا! بیٹی ایک بکری ذبح کر لو اور اس کے گوشت کو آگ پر چڑھا دو گھر میں مہمان آ رہے ہیں جب وہ مجھے دفن کرلیں تو تم ان سے کہنا کہ ابوذر نے آپ لوگوں کو خدا کی قسم دی کہ جب تک کھا نہ لیں روانہ نہ ہوں۔ اس کے بعد فرمایا! مہمانوں کی ایک اور جماعت آنے والی ہے جو کھاتی پیتی نہیں لیکن خوشبو سونگھتی ہے ایک نافہ مشک کا پڑا ہوا ہے اسی کو گھسا کر پانی میں ملاؤ اور تمام خیمہ پر چھڑک دو عنقریب وہ آنے والے ہیں۔

تاریخ طبری ۱۸/۵

سبحان اللہ! روح جسم کو چھوڑ رہی ہے سکرات کی حالتیں طاری ہیں۔ خلیل ابوذر علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا تھا کہ مہمانوں کا اکرام کیا کرو۔ گو جان نکل رہی ہے لیکن جو قول اس میں منجذب ہو گیا تھا اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی اس پیکر ہدایت کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

Marfat.com

حضور شاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافتیں

★ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب کاشانۂ ابو ایوب کو رونق بخشی تو سب سے پہلا تحفہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یہ ایک پیالہ تھا جس میں ثرید تھی جو گندم کے آٹے، گھی اور دودھ سے تیار کی گئی تھی میں نے پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "بارک اللہ فیھا" اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابہ کو بلایا سب نے مل کر اسے کھایا۔

★ میں ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ سعد بن عبارہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کا ایک غلام بھرا ہوا پیالہ سر پر اُٹھائے ہوئے آ پہنچا یہ پیالہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا میں اسے دیکھ کر دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو مجھے اس میں ثرید نظر آئی جس کے اُوپر گوشت والی ہڈیاں رکھی تھیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا غلام اس پیالہ کو لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بنی مالک بن نجار کے محلّہ میں تھے ہر رات تین چار آدمی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی ڈیوڑھی پر کھانا اُٹھائے ہوئے حاضر ہو جاتے ان لوگوں نے اپنی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں ہر آدمی اپنی باری پر کھانا پکوا کر لے آتا یہاں تک کے حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سات ماہ بعد نو تعمیر شدہ حجروں میں منتقل ہو گئے۔

Marfat.com

(ضیاء النبی) اس طرح اہل مدینہ نے رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشی میں آپ کی ضیافتیں کیں۔

★ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار میں ابو شعیب نام کا ایک شخص تھا اس کا ایک لڑکا تھا جو گوشت فروخت کرتا تھا اس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر آپ کے چہرے سے بھوک کا اندازہ کیا اس نے اپنے لڑکے کو کہا جاؤ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو میرا ارادہ ہے میں پانچ آدمیوں سمیت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو دعوت دوں' اس نے کھانا تیار کر لیا۔ پھر وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس گیا اور آپ کو بشمول پانچ آدمیوں کے دعوت دی آپ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بھی چل پڑا' جب وہ شخص دروازہ پر پہنچا تو حضور ﷺ نے فرمایا' یہ شخص ہمارے ساتھ چل پڑا' اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دے دو اور اگر تم چاہو تو یہ شخص لوٹ جائے' اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ بلکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

شرح صحیح مسلم ۲۸۸/۶

★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں ایک فارسی رہتا تھا' وہ شوربا بہت اچھا بناتا تھا' اس نے رسول اللہ ﷺ کے لِئے شوربا بنایا پھر آکر آپ ﷺ کو دعوت دی۔

شرح صحیح مسلم ۲۸۸/۶

★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن نبی پاک ﷺ کی ضیافت کی' یہ ضیافت چار کلو اور ایک بکری پر مشتمل تھی لیکن اس موقعہ پر

ایک ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس دعوت میں شرکت کی۔

★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی، اس دعوت میں جو کی چند روٹیاں اور گھی کا ایک کپہ تھا جس میں سے ستر یا اسّی افراد نے سیر ہو کر کھایا۔

شرح صحیح مسلم ۲۹۴/۶

Marfat.com

مہمان نوازی
ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

✿ شاہِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزّت کرے۔

✿ حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھلانے کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الھام تورثوا الجنان (ترمذی)

سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، ھام کو مارو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔

وضاحت :

ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو، اور ھام کو مارو، یعنی جہاد کے ذریعہ سے کافروں کی سرکوبی کرو اس سے مُراد جہاد ہے یعنی جہاد کرو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔

✿ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں۔

افشوا السلام واطعموا الطعام وکونوا اخوانا کما امرکم الله عزوجل (ترمذی)

سلام پھیلاؤ (آپس میں) کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا۔

✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا۔

یا رسول الله ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت ومن لم تعرف (ترمذی)

یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کونسا اسلام بہتر ہے (یعنی اسلام کے ساتھ کون سے اعمال بہتر ہیں) فرمایا! کھانا کھلانا اور سلام کہنا اس شخص کو جس کو تو پہچانتا ہے اور جس کو تو نہیں پہچانتا۔

✿ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ تشریف آوری کے بعد جو بات میں نے سب سے پہلے سُنی وہ یہ کہ آپ نے فرمایا!

یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس ینام تدخلوا الجنة بسلام

اے لوگو! سلام (آپس میں) پھیلاؤ۔

کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں اور

Marfat.com

جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وضاحت :

یعنی جب یہ کام کرو گے (افشاء سلام، اطعام طعام، صلہ ارحام، صلوۃ فی اللیل والناس ینام) تو ضرور تم کو جنت ضرور ملے گی سبحان اللہ! کیا عمدہ نصیحتیں ہیں اور یہ سب اصول سعادت و نیک بختی اور خوش اخلاقی کے ہیں۔

✿ حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

من كان يومن بالله واليوم الاخر فليكوم ضيفة جائزته يومه وليلة الضيافة ثلثة ايام وما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان ينوى عنده حى يحرجه (سنن ابو داؤد)

جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ ایک رات دن اپنے مہمان کی خوب عزت افزائی کرے جبکہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کرے گا وہ صدقہ ہے مہمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اتنا ٹھہرے جس سے میزبان کو تنگی ہو۔

✿ حضرت حارث بن مسکین اشہب کے حوالہ سے بتاتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشاد گرامی "جائزته يوم ليلة" کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا! ایک رات دن اس کی خوب عزت افزائی رہے، اسے تحفہ دے اور اس کی حفاظت کرے اور

Marfat.com

تین دن تک ضیافت ہے۔ (سنن ابوداؤد باب الاطعمہ)

✿ حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

لیلة الضيف حق على كل مسلم فمن اصبح بفنائه فهو عليه دين ان شاء اقتضى ان شاتركك (ابوداؤد)

ایک رات تو ہر مسلمان پر مہمان کا حق ہے، جو کسی کے گھر بطور مہمان جائے تو صاحب خانہ پر مہمان نوازی کرنا اس کا فرض ہے۔

(سنن ابوداؤد باب الاطعمہ)

اب چاہے اسے وصول کرے اور چاہے اپنے اس قرض (حق) کو چھوڑ دے۔

✿ سعید بن ابو مہاجر نے حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

ايما رجل اضاف قوما فاصبح الضيف محروما فان نصره حق على كل مسلم حتى يا خذ بقرى ليلة من زرعه وماله (ابوداؤد، کتاب الاطعمہ)

جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اور وہ مہمان صبح تک محروم رہے ضروری ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک رات کی مہمانی تو وہ اس کی (صاحب خانہ) زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے۔

Marfat.com

وضاحت :

جو آدمی کسی کا مہمان بنے تو میزبان کو چاہئے کہ اس کے قیام و طعام کا اچھے طریقہ سے انتظام کرلے اور اگر میزبان بخل کا مظاہرہ کرے تو مہمان کو اتنا حق ضرور پہنچتا ہے کہ اس کے مال سے اپنا حصّہ لے لے۔

✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو ہماری میزبانی نہیں کرتے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسلم نے فرمایا! جب تم لوگوں کے پاس جاؤ اور وہ تُمہارے لِئے ایسی چیز مُہیّا کردیں جو مہمان کا حق ہے تو انہیں سے قبول کرلو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو ان کی بساط کے مطابق مہمان کا حق ہو وہ ان سے لے لو۔ (ابوداؤد۔ باب الضیافہ)

✿ حضرت عبد اللہ بن ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

من اقام الصلاۃ واتی الزکاۃ واقری الضیف دخل الجنۃ (اکرام الضیف)

جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور مہمان کی عزّت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے۔

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیحسن قری ضیفہ (اکرام الضیف)

Marfat.com

جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کے ساتھ احسان کرے۔

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا!

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذ ضیفہ

(اکرام الضیف)

جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کو ایذاء نہ پہنچائے۔

✿ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کی خاطر داری پر جس انداز سے ترغیب دلائی ہے اس کا نقشہ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں!

"میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور ان کانوں نے سُنا جبکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یہ ہدایت فرما رہے تھے جو لوگ خدا اور یومِ آخرت پر کاایمان رکھتے ہوں، انہیں اپنے مہمانوں کی خاطرِ تواضع کرنی چاہئے، مہمان کے انعام کا موقع پہلا شب و روز ہے۔

(الادب المفرد، بخاری، مسلم، ابوداؤد)

پہلے شب و روز کی میزبانی کو انعام سے تعبیر کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح انعام دینے والا دل کی انتہائی خوشی اور محبت کے گہرے جذبات کے ساتھ انعام دیتے ہوئے روحانی سرور محسوس کرتا ہے۔

ٹھیک یہی کیفیت پہلے شب و روز میں میزبان کی ہونی چاہئے اور جس طرح انعام لینے والا حسرت و شادمانی کے جذبات سے سرشار انعام دینے والے

Marfat.com

کے احساسات کی قدر کرتے ہوئے اپنا حق سمجھ کر انعام وصول کرتا ہے، ٹھیک یہی اسی کیفیت کا مظاہرہ پہلے شب و روز میں مہمان کو بھی کرنا چاہئے اور بغیر جھجک کے اپنا حق سمجھتے ہوئے خوشی اور قربت کے جذبات کے ساتھ میزبان کی پیش کش قبول کرنی چاہئے۔

✿ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ھادی دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد روایت فرماتے ہیں۔

جائزۃ الضیف ثلاثۃ فما کان بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثو عندہ حتی یحرجہ

(اکرام الضیف)

مہمان کا انعام تین روز ہے جو اس کے بعد (تین دن کے بعد) ہو صدقہ ہے اور مہمان کے لئے دُرست نہیں کہ وہ اس کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے۔

وضاحت : جائزہ عطیہ اور بخشش کو کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ میزبان، مہمان کی مہمان نوازی میں اپنی حیثیت کے مطابق تکلف برتے یعنی حسبِ استطاعت اچھے کھانے کا انتظام کرے، حدیث شریف کے آخری حصے میں آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمانی کے آداب بیان کرتے ہوئے مہمان کو تنبیہہ فرمائی کہ وہ اتنا عرصہ مہمان نہ رہے کہ میزبان پر بوجھ بن جائے اس ضمن میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ نہایت جامع ہیں آپ نے فرمایا "وہ اس کے پاس ٹھہرا نہ رہے حتیٰ کہ اسے حرج میں ڈال دے"۔ لفظ "حرج" استعمال فرما کر آپ نے میزبان کو پہنچنے والی تکلیف کا دائرہ وسیع کر دیا اس کی وضاحت اس طرح ہے

Marfat.com

کہ بعض اوقات میزبان مالی کمزوری کی بنیاد پر مہمان کو مناسب کھانا مہیا نہیں کر سکتا حالانکہ وہ چاہتا ہے کہ جتنے روز مہمان اس کے پاس قیام پذیر رہے اسے اچھا کھانا دے تو اس صورت میں وہ قرض لینے پر مجبور ہو جائے گا اسی طرح میزبان کا مکان تنگ ہو تو گھر والوں کو مہمان کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا مہمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں اتنا قیام نہ کرے کہ وہ پریشانی میں مبتلا ہو جائے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے:

"تم ولیمہ کرو خواہ اس میں تمہیں ایک بکری بھی ذبح کرنا پڑے"۔

ولیمہ پر صرف اغنیاء و امراء کو ہی دعوت نہ دی جائے جس طرح کہ بالعموم آج کل رواج ہے اس کے بارے میں آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے کہ۔

"تمام کھانوں میں بدترین اور بُرا کھانا ولیمہ کا ایسا کھانا ہے جس پر امراء کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو دعوت نہ دی جائے"۔

✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت میں (مہمان) بلایا جائے تو اسے قبول کرو"۔ (ابوداؤد)

✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا!

لا خیر فیمن لا یضیف (اکرام الضیف)

جو مہمان کی عزت نہیں کرتا اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

Marfat.com

✿ مہمان نوازی کی مدت کے بارے میں
نبی اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔

الضیافة ثلاثة ایام فما سوی ذلک فھو صدقة (اکرام الضیف، الادب المفرد، بخاری)

ضیافت (مہمان داری) تین روز ہے جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے۔

وضاحت :

مہمان پر تین دن سے زائد جو خرچ کیا جائے گا وہ صدقہ ہوگا، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہایت حکمت بھرے انداز میں مہمان کو اس بات کی تعلیم دی کہ دُوسرے کے گھر میں بیٹھ ہی نہ جائے بلکہ اب اسے واپس گھر لوٹ جانا چاہئے کیونکہ صدقہ تو غرباء و فقراء کا حق ہے۔

✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

حق الضیف ثلاث، فما زاد فھو صدقة (اکرام الضیف)

✿ مہمان کا حق تین دن تک ہے، جو اس سے زائد ہے وہ صدقہ ہے۔

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفه ولیقل خیرا اولیسکت (اکرام الضیف)

جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزّت کرے اور اچھی گفتگو کرے یا پھر خاموش رہے۔

✿ جس نے مہمان کی عزّت نہ کی وہ مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور نہ ہی ابراہیم علیہ السلام سے ہے۔ (اکرام الضیف)

کھانے کے متعلق بعض سنن طیبہ

✿ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس گرم کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کو اس وقت تک ڈھانپ کر رکھتے جب تک اس کا جوش ختم نہ ہو جاتا اور فرمایا کہ میں نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام سے سُنا ہے کہ سرد کھانے میں عظیم برکت ہے۔

(مدارج النبوۃ)

✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اُتار ڈالو اس لئے کہ جوتے اُتارنے سے قدموں کو بہت راحلت ملتی ہے۔ (مشکوۃ)

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کھانے کے بعد پانی نوش نہ فرماتے کیونکہ مضر ہضم ہے۔

جب تک کھانا ہضم کے قریب نہ ہو پانی نہیں پینا چاہیے۔

✿ نبی اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رات کا کھانا بھی تناول فرمایا کرتے تھے اگرچہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہ ہوں' اور ارشاد فرماتے کہ رات کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔

✿ کھجور یا روٹی کا ٹکڑا کسی پاک جگہ پڑا ہوتا تو اس کو صاف کرکے تناول فرما

Marfat.com

لیتے۔ (مسلم)

✿ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کھانا کھاتے ہی سو جانے کو منع فرماتے۔ (یہ دل میں ثقالت پیدا کرتا ہے)۔

✿ دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لِئے لیٹ جانا مسنون ہے۔

✿ جس قدر کھانا میسّر ہو اس پر قناعت کرنا یعنی جیسا بھی اور جتنا بھی مل جائے اس پر راضی رہنا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کھانا چاہیئے اور نیت یہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوت حاصل ہونے کے لِئے کھاتا ہوں۔

✿ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تقلیل غذا کی رغبت دلایا کرتے اور فرماتے کہ معدہ کا ایک تہائی حِصّہ کھانے کے لِئے اور ایک تہائی پانی اور ایک تہائی خود معدہ کے لِئے چھوڑنا دینا چاہیئے۔

✿ کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہوں گے اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی ﷺ روایت فرماتے ہیں جو دسترخواں پر گری ہوئی چیز اُٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین و جمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دور ہوتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

✿ کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا پہلے شروع کروانا چاہیئے۔ (مسلم)

✿ کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا چاہیئے، شیطان کے لِئے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ (مسلم)

✿ کھانے کے درمیان کوئی شخص آ جائے تو اس سے کھانے کے لِئے پوچھ

Marfat.com

لینا چاہئے۔

(ابن ماجہ)

✿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق جل شانہ کوئی چیز کھلائیں تو یہ دعا پڑھنی چاہئے!

اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه

(شمائل ترمذی)

اے اللہ تُو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔

✿ دستر خوان پہلے اُٹھالیا جائے اس کے بعد کھانے والے اُٹھیں۔

(ابن ماجہ)

✿ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو سرد اور شیریں پانی زیادہ محبوب تھا۔

✿ جب نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپ ﷺ خود آخر میں نوش فرماتے اور فرماتے ساقی سب کے آخر میں پیتا ہے۔

✿ آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کھانے یا پینے کی چیز کو پھونک مارتے نہ اس کو بُرا جانتے اور نہ ہی سُونگھتے۔

✿ کھانا اگر ایک قسم کا ہوتا آپ ﷺ کے سامنے ہوتا تو آپ ﷺ صرف اپنے سامنے سے ہی تناول فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا، چاہے برتن ایک ہی ہوتا تو بلا تامل دُوسری جانب بھی ہاتھ مُبارک بڑھاتے۔

کھانے کے اختتام پر یوں فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اطعمنا وسقانا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (بخاری)

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا"۔

✿ جب کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ میں دعا سے نوازتے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْ مَارَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

"اے اللہ ان کو رزق میں برکت عطا فرما ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما"۔

(مدارج النبوۃ)

أَکَلَ طَعَامَکُمَ الْابرار وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةَ وَاَفْطَرَعِنْدَ کُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

"تمہارے ہاں نیک لوگ کھانا کھائیں، فرشتے تم پر رحمت نازل فرمائیں اور روزے دار تمہارے ہاں افطاری کریں"۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں پر جو تری ہوتی اس کو چہرے اور سر مبارک پر مل لیتے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

اجتماعی کھانے کی برکات

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مل کر کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت میں ہے۔

(ابن ماجہ)

✿ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
"ہر وہ خرچ جو آدمی اپنے آپ پر اور اپنے والدین پر کرتا ہے اس کا حساب ہوگا، البتہ اگر آدمی اپنے بھائیوں کو دعوت پر بلائے تو اللہ تعالیٰ اس سے پرسش کرنے سے حیاء فرماتا ہے۔

✿ حضرت جعفر بن محمدؒ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "جب تم دسترخوان پر اپنے بھائیوں کے ہمراہ بیٹھو تو یہ نشست طویل کرو، یہ اس لِئے کہ تمُہاری عمروں میں ایسی گھڑی ہے جس پر حساب نہیں ہوگا۔

(قوت القلوب)

ضیافت کے متعلق سنن طیبہ

✿ حضور نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہر آزاد غلام، لونڈی اور مسکین کی دعوت قبول فرماتے۔

✿ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جب کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپ اس کو لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لِئے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل کرنے پر ہمراہ رکھتے۔

✿ اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہمنشیں کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے اور داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے، یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا، گو بائیں طرف کا آدمی کتنی بڑی شخصیت کا ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

✿ جب دو دعوت دینے والے اکٹھے ہو جائیں تو اس بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو کیونکہ دونوں میں سے جس کا دروازہ قریب ہے وہ دونوں میں سے قریب کا پڑوس ہے اور اگر دونوں میں سے ایک پہلے دعوت دے تو جو سبقت کرے اس کی

Marfat.com

دعوت قبول کرو- (ابوداؤد)

✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کو الوداع کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک آئے-

(ابن ماجہ)

آداب
میزبانی و مہمان نوازی

(۱) ضیافت میں نیک و متقی لوگوں کو مدعو کیا جائے، فاسق و فاجر لوگوں کو دعوت میں نہیں بلانا چاہئے۔ حدیث پاک میں لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی (ترمذی) مجلس صرف مومن کی کرو اور تیرا کھانا صرف متقی کھائیں۔

(۲) ضیافت میں صرف اغنیاء اور امراء ہی کو نہ بلایا جائے بلکہ غرباء و فقراء کو بھی مدعو کیا جائے۔

(۳) ضیافت سے مقصود فخر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور ما قبل انبیاء علیہم السلام کی سنت کا اتباع ہو۔

(۴) ضیافت میں کسی ایسے شخص کو نہیں بلانا چاہئے جس سے بعض حاضرین کو اذیت پہنچتی ہو، کیونکہ مجلس میں سرور و محبت کی فضاء پیدا نہیں ہوگی بلکہ ہر شخص ایک گھٹن سی محسوس کرے گا۔

(۵) جس ضیافت میں دعوت دی جائے اس کی قبولیت میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو تو حرج نہیں کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

Marfat.com

من دعی فلیجب ''جس کو دعوت دی جائے اس دعوت کو قبول کرنا چاہئے''۔

(۶) ضیافت خواہ امیر کی ہو یا غریب کی، دونوں کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ فقیرو غریب کی دعوت نہ قبول کرنے میں اس کی دل آزاری ہوگی اور اظہارِ تکبر بھی ہوگا اور تکبر اللہ رب کو نہایت ہی ناپسند ہے۔

(۷) ضیافت کے قبول کرنے میں اپنے مسلمان بھائی کا اکرام اور اس کی دل جوئی کی نیت ہونی چاہئے، تاکہ بارگاہِ خداوندی میں سے اکرام مومن کا ثواب بھی حاصل ہو جائے۔

(۸) میزبان کو چاہئے کہ مہمان کو طویل انتظار میں نہ بٹھائے رکھے اور مہمان کو چاہئے کہ وہ کافی دیر پہلے آکر نہ بیٹھ جائے کیونکہ اس سے اہلِ خانہ کو اذیت و تکلیف ہوتی ہے۔

(۹) کھانے کی مجلس میں نہایت متواضع طریق سے آنا چاہئے اور صاحب خانہ جہاں بٹھائیں وہاں بیٹھ جانا چاہئے۔

(۱۰) جب کوئی شخص کسی کے ہاں مہمان ہو کر آئے تو وہ تین دن سے زیادہ نہ رہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ مہمان کی مُدّت تین دن ہے اس کے بعد مہمان نہیں بلکہ صدقہ ہے۔

(۱۱) مہمان کو چاہئے کہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے۔

(۱۲) امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ''ایک دن رات تک مہمان نوازی میں تکلف ہونا چاہئے، اس کے بعد تکلف کی ضرورت نہیں جو کچھ تیار ہو وہی مہمان کے آگے رکھا جائے''۔

Marfat.com

(۱۳) مہمان جب واپس آئے تو صاحب خانہ سے اجازت لے کر آئے۔

(۱۴) میزبان کو چاہئے کہ مہمان کو رخصت کرنے کے لئے اس کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے، اس سے مہمان کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

"ان من السنة ان یخرج الرجل مع ضیفه الی باب الدار" (ابن ماجہ)

آدمی کا مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جانا سنت ہے۔

(۱۵) مہمان کو چاہئے کہ وہ میزبان کے ہاں خوش و خرم جائے اگرچہ مہمان نوازی میں کچھ کمی ہی باقی رہ گئی ہو، حُسنِ اخلاق کا یہی تقاضا ہے۔

(۱۶) مہمان کو میزبان کے ہاں کھانا کھا کر اسے دعا دینی چاہئے۔ "سرورِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں کھانے کے بعد دعا دیتے ہوئے یوں فرمایا!

اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة وافطر عندکم الصائمون

تُمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور روزہ دار تُمہارے ہاں افطار کریں۔

(۱۷) مہمان کے آنے پر خوشی اور محبت کا اظہار کیجئے اور نہایت خوش دلی، وسعت قلب اور عزت و اکرام کے ساتھ اس کا استقبال کیجئے۔

(۱۸) مہمان کے آنے پر سب سے پہلے اس سے سلام دعا کیجئے اور خیر و عافیت معلوم کیجئے۔

(۱۹) مہمانوں کے کھانے پینے پر مسرت محسوس کیجئے تنگ دلی اور کوفت محسوس

Marfat.com

نہ کیجئے مہمان زحمت نہیں بلکہ رحمت اور خیر و برکت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خُدا جس کو آپ کے ہاں بھیجتا ہے اس کا رزق بھی اُتار دیتا ہے، وہ دستر خوان پر آپ کی قسمت کا نہیں کھاتا بلکہ اپنی قسمت کا کھاتا ہے اور آپ کے اعزاز و اکرام میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

(۲۰) اگر آپ کے مہمان نے کبھی کسی موقع پر آپ کے ساتھ بے مروتی اور روکھے پن کا سلوک کیا ہو تب بھی آپ اس کے ساتھ نہایت فراخ دلی، وسعتِ ظرفی اور فیاضی کا سلوک کیجئے۔

(۲۱) مہمان سے اپنے حق میں خیر و برکت کی دعا کے لِئے درخواست کیجئے بالخصوص اگر مہمان نیک، دین دار اور صاحبِ فضل ہو۔

(۲۲) کسی کے ہاں مہمان بن کر جائیں تو حسبِ حیثیت میزبان یا میزبان کے بچوں کے لِئے تحفے تحائف لیتے جائیں تحفوں اور ہدیوں کے تبادلے سے محبت اور تعلق کے جذبات بڑھتے ہیں اور تحفہ دینے والے کے لِئے دل میں گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

میدان اُحد کا ایک منظر، سامنے جبل اُحد بھی نظر آرہا ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔"